داعیان اسلام و مبلغین سنت خیر الانام کے لئے ایک نایاب تحفہ

# کردارِ مبلغ

فردین احمد خان رضوی

النجم اسلامک میڈیا

داعیان اسلام و مبلغین سنت خیر الانام کے لئے ایک نایاب تحفہ

# کردارِ مبلغ

سگ بارگاہ تاج الشریعہ خاک پائے علما

فردین احمد خان رضوی غفرلہ

النجم اسلامک میڈیا

8527632019,9837777689

# ابتدائیه

اللحمد لله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین و آله و صحبه أجمعین إلی یوم الدین

بعد حمد وثناوصلاۃ وسلام، پرجوش مردانِ ہمت و قوت سے ہم کلام ہوں، خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے دین کی سربلندی و نشرواشاعت وابلاغ کے لئے کچھ ایسے مردانِ علم ودانش بھیجے جن کے کارنامے افلاک کی اونچائیوں کو ناپتے نظر آتے ہیں، یہ وہ نفوسِ قدسیہ تھے جنہوں نے اپنی زندگی کو راہِ خدا اور رسول میں وقف کر دیا اور اس بلند رتبے کو پالیا جس کا مجھ جیسا فقیر صرف تصور ہی کر سکتا ہے، ان حضرات نے اپنے اخلاص، صبر، خوبیٔ اخلاق، مستقل کوششوں اور بلند قامت ارادوں سے وہ کارنامے انجام دیے کہ جنہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے، ہر چند کہ وہ لوگ ہمارے بیچ ظاہری طور پر نہیں رہے مگر ان کا عکس آج بھی علماء اہل سنت کے نورانی چہروں میں نمایاں ہے اور ان کا فیضِ روحانی تو تاقیامت جاری وساری رہے گا۔

میرے عزیز دوستوں! میں اس بات کو باخوبی جانتا ہوں کہ میں اس قابل نہیں کہ آپ کی بارگاہ میں کچھ کہوں یا آپ جیسے نیک خو لوگوں کو یہ ناکارہ ذرہ خاک نصیحت کرے، مگر ہاں بانیت حسن کچھ عرض ضرور کرنا چاہوں گا۔

تاریخِ اسلام گواہ ہے کہ جب سے سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اس دارِ فانی میں تشریف لائے اور آپ نے پیغامِ خداوندی کو لوگوں میں پہنچایا تبھی سے صحابہ کرام نے اپنا یہ مشن بنالیا تھا کہ یہ پیغامِ حق دنیا کے ہر گوشے میں پہونچے اور جو لوگ اسلام سے ناواقف ہیں وہ اسلام کے بارے میں جانیں اور جو اعمال صالحہ نہیں کر رہے ہیں وہ راہ راست پر گامزن ہو جائیں، وقت بیتتا گیا اور اسی فرض کو تابعین کرام نے جاری رکھا اور حتی الاستعداد اسے نبھایا پھر ان کے بعد اولیاء کرام نے اسی کارواں کو آگے بڑھایا اور دیکھتے ہی دیکھتے بفضلہ تعالیٰ دنیا کے مختلف علاقوں میں اسلامی پرچم لہرانے لگا لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے اور ایک کثیر تعداد مسلمانوں کی وجود میں آئی۔

میرے عزیزوں! اگر ہم بھی اس طریقے کو اختیار کر لیں جو ہمیشہ سے ہمارے بزرگوں کا رہا ہے تو آج بھی ہم دوبارہ فروغ دین میں بہار لا سکتے ہیں جبکہ اللہ کی مدد شامل حال ہو۔اب مختلف عناوین سے ان طریقوں اور خصلتوں کو ذکر کرتا ہوں جو دین کے فروغ کے لئے اہم ہیں۔

# اخلاص

اخلاص کہتے ہیں کسی کام کو صرف رضائے الٰہی کے لئے کرنے کو، یعنی کسی کام کرنے کا مقصد صرف یہ ہو کہ میرا رب مجھ سے راضی ہو جائے، مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔ کسی بھی فرد یا تحریک کے لئے ضروری ہے کہ وہ کام کرے تو بس اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے کرے، اس کام میں طلب شہرت و دولت، نام، ذاتی مفادات، نفسانی خواہشات بالکل شامل نہ ہوں جبھی وہ سہی معنوں میں دین کی خدمت کہلائے گی۔

مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح جلد 1 میں حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں

یعنی رب نے فرمایا: "لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی" وغیرہ
ان آیات میں احسان سے کیا مراد ہے جواب ملا کہ اخلاص عمل۔
اگر تو خدا کو دیکھتا ہے تو تیرے دل میں کس درجہ اس کا خوف ہوتا اور کس طرح تو سنبھال کر عمل کرتا، ایسے ہی خوف کیساتھ دل لگا کر درست عمل کریوں تو ہر وقت ہی سمجھو کہ رب تمہیں دیکھ رہا ہے مگر عبادت کی حالت میں تو خاص طور پر خیال رکھو، توان شاءاللہ عبادت آسان ہو گی۔

یوں ہی جب بھی کوئی فرد یا تحریک کسی نئے کام کا آغاز کرے تو پہلے اپنے قلوب پر غور کرے اور دیکھے کہ میرے دل میں اخلاص ہے بھی یا نہیں۔

ڈاکٹر اقبال نے خوب کہا ہے

عطا کن شورِ رومی، سوزِ خسرو
عطا کن صدق و اخلاصِ سنائی

یعنی الٰہی ہمیں رومی سا جذب و خسرو سا سوز عطا کر اور ہمیں سنائی کا صدق و اخلاص عطا فرما۔ ایک قابل اور پر اخلاص قیادت کسی بھی تحریک کو آسمان کی بلندیوں پر لے جا سکتی ہے، وہیں اخلاص سے خالی امر رحمتِ خداوندی سے خالی رہ کر ادھورے رہ جاتے ہیں۔

# صبر و تحمل

صبر جیسی عظیم نعمت کا کون قائل نہ ہوگا کہ اس کی عظمت پر تو قرآن گواہ ہے

اللہ جل شانہ نے بارہا قرآن میں صبر کی عظمت بیان کی اور اسے رسولوں کی سنت اور ان کا طریقہ قرار دیا ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا
عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا (الأنعام ۳۴)

ترجمہ: اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انہوں نے صبر کیا
اس جھٹلانے اور ایذائیں پانے پر یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد آئی۔

اس آیت میں جہاں ایک طرف محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکینِ خاطر ہو رہی ہے وہیں مومنین کے لئے ایک بہترین عمل بھی ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ صبر کرو، کہ صبر والوں کو ہماری مدد آپہونچتی ہے۔ دوسری جگہ خدائے واحد و قہار ارشاد فرماتا ہے

وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ (البقرۃ ۴۵)

ترجمہ: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو

یہاں تلقین کی جارہی ہے کہ مشکل مرحلوں پر ہمیشہ نماز قائم رکھنا اور صبر کرتے رہنا۔ اور یہ آیت تو عام طور پر سب پر عیاں ہے

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿البقرۃ ۱۵۳﴾

ترجمہ: بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

ہر عاقل شخص جانتا ہے کہ کب بھی کوئی عظیم کام کرنا ہوتا ہے تو بہت سی مشکلات در پیش آتی ہیں، بسا اوقات تو وقت اور ہوا ہمارے عین مخالف نظر آتے ہیں، جیسا ہم نے سوچا ہوتا ہے چیزیں ویسی نہیں ہوتیں اور وہ نتائج رونما ہوتے ہیں کہ جن کا تصور بھی نہیں ہوتا یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ کب شیطان ملعون اپنی چال چلتا ہے اور ہمیں اس کام سے الگ کرنے کی

پوری کوشش کرتا ہے، کبھی ہماری نظر میں اس کام کی اہمیت کو کم کردیتا ہے، کبھی ہمیں کہتا ہے کہ تم کیوں کر رہے ہو؟ تمہارے کرنے سے کیا ہوتا ہے؟ یہ کام تو دوسرے بڑے لوگوں کو کرنا چاہیے!

اللہ! اللہ! میرے عزیزوں کبھی بھی اس دام فریب میں مت آنا، یادرکھو کہ یہی وہ مراحل ہیں جس میں تمہیں صبر سے کام لینا چاہیے اور توکل علی اللہ کرنا چاہیے یعنی اللہ پر پورا بھروسہ کرتے رہنا چاہیے، ایک مشہور کہاوت ہے کہ بوند بوند سے دریا بنتا ہے، بس اسی طرح آپ کی چھوٹی چھوٹی کوششیں کب ایک انقلاب بن جائیں اس کا پتا نہیں، اسی لئے مسلسل آپ کام کو جاری رکھیے اور ان شاء اللہ ضرور صبر کرنے پر آپ کو اللہ کی مدد ضرور ملے گی۔

ایک اور بات کہ جب افراد اصلاحی کام کرتے ہیں تو بعض عجلت پسند یہ توقع کرتے ہیں کہ ان کاموں کے نتیجے فوراً نظر آنے لگیں، اگر ہم نے داڑھی شریف پر بیان کیا ہے تو اب پوری محفل داڑھی کی نیت کرکے اٹھے

میرے عزیزوں! ایسا بالکل بھی ضروری نہیں ہے بلکہ آپ کا کام تھا پیغامِ خدا و مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں تک پہنچانا، اب توفیق عطا فرمانے والا اللہ ہے، اس لئے نتائج کی پرواہ کئے بغیر آپ بس اپنے کام میں مصروف رہیں۔

# توکل

توکل کی کچھ جھلکیاں صبر کے عنوان میں گزریں، مگر توکل اپنے آپ میں ایک مستقل عنوان کی حیثیت رکھتا ہے، لہٰذا اسے الگ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں،

توکل یا بھروسہ کہتے ہیں کسی پر مکمل اعتمادِ قلبی کو یعنی اسے اپنے لئے کافی سمجھیں، اور اللہ جل شانہ نے بارہا قرآن میں متوکلین کا ذکر فرمایا

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ (ال عمران

ترجمہ: اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو (۵)

بیشک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں،

پتا یہ چلا کہ جب بھی ہم کسی دینی یا دنیاوی کام کا عزم کریں تو اللہ پر بھروسہ کریں، یوں ہی تحریک کو بڑے فیصلے لینے سے، یا کسی بڑے کام کا عزم کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے بلکہ خوب بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینا چاہیے اور ہمہ وقت اللہ پر مکمل طور سے بھروسہ کرنا چاہیے۔

اور عاشقِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل تو یوں پکارتا ہے کہ "آقا کا حکم تھا پس میں نے کام کیا اب اسے کامیاب کرنا،

بلندی بخشنا، دوام بخشنا یہ کریم آقا ہی کا کام ہے، بس پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جانیں اور ان کا پروردگار جانے"۔
جب تحریک کے فرزندان توحید کو یہ جذبہ نصیب ہو جائے گا، خود بہ خود تحریک کو عروج مل جائے گا۔
سیدی مرشدی تاج الشریعہ بدر الطریقہ علیہ الرحمۃ والرضوان یوں بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں

مجھے کیا پڑی کسی سے کروں عرض مدعا میں
میری لو تو بس انہیں کے درِ جود سے لگی ہے

# خوبیٔ اخلاق

ربِّ قدیر کے مقرب بندوں نے پیغامِ حق کو دنیا بھر میں اپنے اخلاقِ کریمہ کے ذریعے پہنچایا اور دلوں میں جاگزیں فرمایا اور اپنے سچے عاشقوں کے لئے ایسے نقوشِ پا باقی چھوڑے جن پر چل کر دوبارہ وہ تجدیدی کارنامے انجام دیئے جا سکیں جو ان حضرات نے سرانجام دیئے بعد ازیں اب یہ سالکِ راہ پر ہے کہ وہ اس راستے پر چلنا چاہتا ہے کہ نہیں۔
تنظیم و تحریک کی اصل مدعا لوگوں کو ساتھ لانا اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو متاثر کرنا ہوتا ہے جس کی بہترین سبیل حسن اخلاق و خوبی کردار ہے۔ تنظیم کا کام ہر گز زمین میں شر و فساد پھیلانا نہ ہو اور نہ ہی کسی طرح کی سیاسی قیادت کی طلب ہو، بلکہ صرف رب العالمین جل شانہ و رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی ہو۔
خوبی اخلاق میں کیا کیا داخل ہے اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں،
مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح جلد 1 پر مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں

مسلمان کی خصوصی خصلتیں کیا ہیں یا کمال اسلام کیا ہے۔ یہ اسلامی اخلاق ہیں، اچھی بات میں کلمہ طیبہ، دین کی تبلیغ، لوگوں کو برائیوں سے سختی سے روکنا، نرم کلام سب شامل اور کھلانے میں مہمان نوازی، مسافروں اور بھوکوں کا پیٹ بھرنا، بچوں کو پالنا سب داخل ہیں، صبر کی بہت قسمیں ہیں۔ عبادت پر صبر، گناہ سے صبر، مصیبت میں صبر، یعنی ہمیشہ عبادت کرنا، کبھی گناہ نہ کرنا مصیبت میں گھبرا نہ جانا، ایسے ہی عمر کی سخاوت، مال کی سخاوت، دین کی سخاوت سب اس میں شامل ہیں۔

ے اچھے خلق للہ کی بڑی نعمت ہیں یہ ہمارے حضور کو بطور معجزہ عطا ہوئے،
رب فرماتا ہے:"اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ "خلق حسن وہ عادت ہے جس سے
خالق بھی راضی رہے مخلوق بھی،

ڈاکٹر اقبال نے یوں اخلاقیات کی طرف متوجہ کیا

تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
ک ہ تو گفتار وہ کردار، تو ثابت وہ سے ارا

یہاں اقبال نے اسلاف کو سراپا کردار کہا اور آج کے نوجوان کو فقط گفتار، یعنی آج ہم باتیں تو کرتے ہیں مگر وہ کردار نہیں بنا پاتے جو خالق کو بھی راضی کرے اور لوگوں کو بھی جوق در جوق مائل کرے۔
جب تحریک اپنے ہر رکن کو حسن اخلاق کا پیکر بنا دے گی تو گویا اب ہر فرد خود اپنے آپ میں ایک تحریک کی حیثیت رکھے گا، اور یوں تحریک ترقی کے مراحل تے کرتی چلی جائے گی۔

# مستقل کوششیں

سلف الصالحین اور علماء ربانین کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ انہوں نے اپنے کام کی اہمیت کو سمجھا اور اخلاص اور صبر و تحمل کے ساتھ اپنی خوبیٔ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلسل مصروف عمل رہے اور پھر زمین و سماء نے یہ دیکھا کہ ان کے دست حق پرست پر کتنے بھٹکے مسافر بیعت ہو کر راہ راست پر آ گئے۔ یہ ان کی خصوصیت رہی کہ پیچھے نو 9 لوگ ہوں یا نوّے ہزار 90000 ان کا طریقہ زندگی نہیں بدلا، وہی سادہ دلی اور سادگی پسندی اور توجہ الی اللہ، بندے کو ہر وقت یہ دھیان رکھنا چاہیے کہ یہ ضروری نہیں کہ نتائج فی الفور نظر آنے لگیں بلکہ اسے بس کارِ خیر میں مسلسل مصاعی میں مشغول رہنا چاہیے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے 900 سال تک تبلیغ کی مگر کبھی ہار نہ مانی، کئی نبی ایسے گزرے جن پر ایک بھی فرد ایمان نہ لایا، کچھ نبیوں کو شہید بھی کیا گیا جیسے حضرت زکریا اور انکے بیٹے یحییٰ علیہم السلام، مگر ان لوگوں نے آخری دم تک اپنی کوششیں جاری رکھیں اور یہیں سے یہ فکر ملتی ہے کہ ہمیں بھی انبیاء سابقین کے واقعات سے اکتسابِ ہمت و حوصلہ

کرنا چاہیے،

اقبال کہتے ہیں

ہزار چشمہ ترے سنگ راہ سے پھوٹے
خودی میں ڈوب کے ضربِ کلیم پیدا کر

## بلند ارادے

تونے پوچھا ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
اقبال

مومن کی یہ شان ہوتی ہے کہ جب وہ کسی کام کا عزم کرتا ہے پھر پلٹ کر نہیں دیکھتا کہ ابھی کتنا چل چکا ہے اور کتنا باقی ہے، بلکہ اسے صرف اپنی منزل نظر آتی ہے، مذکورہ بالا شعر میں اقبال نے مرد مومن کو متوجہ کیا ہے کہ امام وہی ہو سکتا ہے جو درپیش دنیاوی رنگینیوں سے بیزار ہو اور دوسروں کو بھی بیزار کرے اور انہیں توجہ الی اللہ کی دولت سے سرفراز فرمائے۔

یوں ہی تحریک کے ذمہ داران کی یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے متبعین کو ایک بہترین کردار دیں اور اپنے ارادوں کو ہمیشہ بلند قامت رکھیں کسی کام کو ناممکن نہ سمجھیں اگر اللہ کی مدد شامل حال رہی تو ہر کام کو سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

## اختتام

انہیں چند کلامت کو ہدایہ ناظرین کر کے فقیر آخری بات کی طرف بڑھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں ہمہ وقت یہ یاد رکھنا چاہئے کے یہ زندگی جو ہمیں مل ہے یہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ ملی ہے اور ہماری قبر میں جب کوئی ہمیں پوچھنے والا نہیں ہو گا تب مدینہ والے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم قبر کو جگمگانے کے لئے تشریف لایں گے۔ ہم کیوں

اس ذلیل دنیا کے لئے پریشان ہوں جب ہمارے پاس ایسا مشکل کشا آقا ہو، جو ہم پر مہربان ہیں اور ہماری بھلائی کے چاہنے والے ہیں، جنہیں رب نے رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا ہے۔اور جن کے دامن کام میں ہم نے بروز محشر چھپنا ہے۔

سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

کیوں رضا مشکل سے ڈریئے
جب نبی مشکل کشا ہو

الحمد للہ! رسالہ ھذا شب جمعہ رات کو بمطابق ۱۷-اکتوبر-۲۰۱۸ کو پورا ہوا۔

دعائے خیر کا طالب،

فقیر بارگاہ تاج الشریعہ

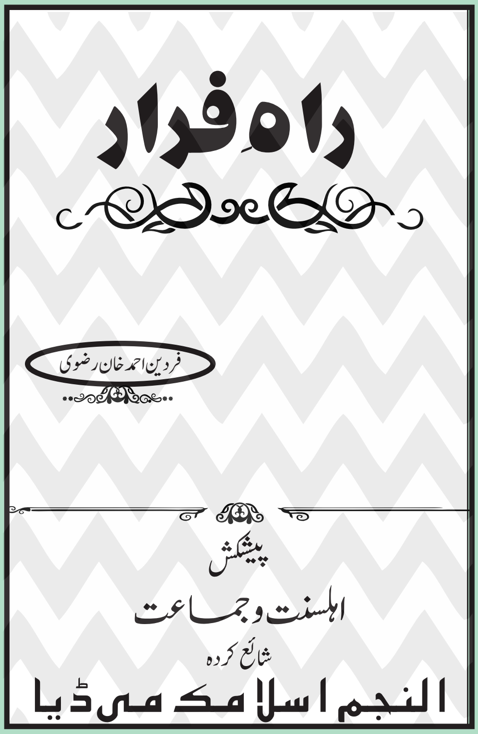
فردین احمد خان رضوی

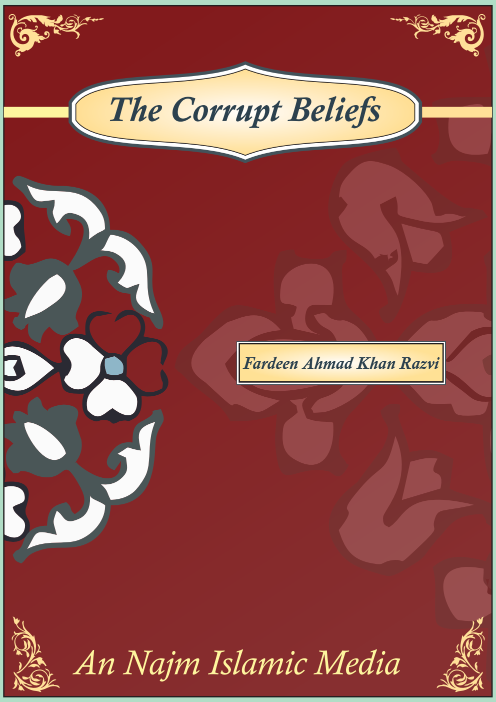
مدیر اعلی **النجم اسلامک میڈیا**

# ہماری دیگر مطبوعات

*download at archive.org/@an_najm_dar_ut_tahqeeq*







*Find An Najm Islamic Media on*

Youtube Instagram